اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY AL F[...] ADIAN.

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ۷ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھش | [...]ھ | ۷ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۰۴

نمبر ۲۳۳ جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ فیروز پور شہر
Ferozepur City
INDIA POSTAGE 3 PS THREE PIES

مصری پارٹی کے سراسر غلط اتہامات

جماعت احمدیہ کے بعض مخالفین کا رویہ نہایت ہی عجیب ہے۔ وہ عام لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے۔ اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے طرح طرح کی غلط بیانیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور نہایت ہی افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ بعض ایسے لوگ بھی جن تک ہمارا لٹریچر پہونچتا رہتا ہے۔ وہ اصل حالات سے واقف ہوتے ہوئے یا واقف ہونے کے ذرائع رکھتے ہوئے ان کی ہاں میں ہاں ملانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ ان کے جھوٹے بیانات کو ٹھکرا دیں۔ اور انہیں دروغگو سمجھ کر مونہہ لگانا پسند نہ کریں:۔

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اور ان کے ساتھ جو چند لوگ جماعت سے خارج کئے گئے ہیں۔ وہ شروع دن سے یہ شور مچاتے چلے آ رہے ہیں۔ کہ قادیان میں ان پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے ہیں:۔

اگرچہ بیسیوں مرتبہ ان کے الزامات کی تردید کی جا چکی ہے۔ لیکن غلط بیانی کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اور ان لوگوں کو سراسر غلط اتہامات اور الزامات کی اشاعت کرتے ہوئے ذرا بھی خوفِ خدا نہیں آتا۔ حال میں انہوں نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

قادیان میں ان پر انسانیت سوز مظالم کئے جا رہے ہیں۔ مثلاً بائیکاٹ کرنا۔ پہرے دار بٹھانا۔ احمدی دوکانداروں کو ضروریاتِ زندگی دینے سے روکنا۔ منافق۔ مرتد قرار دے کر ان کا قتل جائز قرار دینا وغیرہ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۲۳ر اگست) میں نہ صرف اس ٹریکٹ کے سراسر جھوٹے اقتباسات درج کئے ہیں۔ بلکہ ان کی پُرزور حمایت بھی کی ہے۔ اور "اہلحدیث" پڑھنے والوں کو تحریک کی ہے۔ کہ یہ ٹریکٹ منگا کر پڑھیں اور اس طرح ان غلط بیانیوں کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے جو اس ٹریکٹ میں درج ہیں۔ اگرچہ ان الزامات کی تردید پہلے بھی کئی بار کی جا چکی ہے۔ لیکن چونکہ ازسرِنو یہ غلط باتیں پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے حق پسند اشخاص کے لئے پھر اصل حقیقت بیان کی جاتی ہے:۔

بائیکاٹ کا الزام یہ لوگ شروع دن سے لگا رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس بارے میں اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"میں نے ان کا کوئی بائیکاٹ نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ضرورتوں کو پورا کئے جانے کا حکم دے دیا تھا۔ چنانچہ میری ہدایت یہ تھی۔ کہ جو ضروریاتِ زندگی سکھوں ہندوؤں اور غیر احمدی دوکانداروں سے میسر نہ آ سکتی ہوں۔ وہ احمدی دوکانداروں کی طرف سے دی جائیں۔ لیکن چونکہ بعد میں انہوں نے بغیر ثبوت کے جماعت احمدیہ کی طرف مظالم منسوب کرنے شروع کر دیئے۔ اور اس سے یہ خدشہ پیدا ہونے لگا۔ کہ اگر کسی احمدی دوکاندار سے وہ مثلاً دودھ لے جائیں۔ اور اس سے اتفاقاً ان کے کسی بچہ کو قراقر ہو جائے یا مٹھائی سے پیٹ درد ہو جائے۔ تو وہ یہ شور مچانا شروع کر دیں۔ کہ ہمیں زہر ملا کر دیا گیا ہے۔ اور اس طرح جماعت کے افراد کو بعض الزامات کے نیچے لائیں۔ اس لئے میں نے امورِ عامہ کو حکم دیا۔ کہ ایسے دوکاندار مقرر کر دیئے جائیں جن سے وہ سودا لے سکیں لیکن خود انہوں نے اس حکم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور میں آج بھی اس امر کے لئے تیار ہوں۔ کہ ان کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے دوکاندار مقرر کر دوں"۔ (الفضل ۳ر نومبر ۱۹۳۷ء)

ان الفاظ سے ہر انصاف پسند انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی فتنہ پردازیوں کے باوجود ان کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ اور اس کے لئے ہر ممکن سہولت مہیا کی گئی۔

جماعت کی طرف ان لوگوں نے جو اور زیادتیاں منسوب کیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ ان کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"جب انہوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ مجھ پر جماعت کی طرف سے کئی قسم کے مظالم کئے جا رہے ہیں۔ تو میں نے اس کی تحقیق کے لئے ایک کمشن مقرر کیا (اور اس کے ممبروں کو) ان کا دوست سمجھ کر فیصلہ کے لئے مقرر کیا۔ مگر انہوں نے اس کمیشن کے سامنے اس لئے اپنے مطالبات پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ یہ دونوں ہمارے زیرِ اثر ہیں . . . . . .

. . . . . . میں نے تو چاہا تھا۔ کہ اگر ہماری جماعت کے کسی فرد کی طرف سے ان پر سختی ہوئی ہو۔ تو اس کا ازالہ کر دوں۔ مگر انہوں نے خود اس کو قبول نہ کیا"

باقی رہ گیا قاتلانہ حملے کرنے کا الزام۔ اس کے متعلق بھی حضور فرما چکے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میں نے کسی کو پٹوانا اور قتل کرانا تو الگ رہا۔ آج تک سازش سے کسی کو چپیڑ بھی نہیں لگوائی۔ کسی پر انگلی بھی نہیں اٹھوائی۔ اور نہ میرے قلب کے کسی گوشہ میں یہ بات آئی ہے۔ کہ میں خدانخواستہ آئندہ کسی کو قتل کراؤں۔ یا قتل تو الگ رہا۔ ناجائز طور پر پٹوا ہی دوں۔ اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالےٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر ہو۔ .... اگر جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جسے میں نے کبھی بھی کسی کے قتل یا مخفی طور پر پیٹنے (مخفی کی شرط میں نے اس لئے لگائی ہے۔ کہ قضا کی سزاؤں میں ان لوگوں کو جنہیں سزا دینے کا ہمیں شرعی اور قانونی حق ہے کبھی بدنی سزا بھی دلوا دیتے ہیں) تو میں اسے اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ وہ اس امر کو ظاہر کردے۔ تاکہ اگر میں جھوٹا ہوں تو دنیا پر میرا جھوٹ کھل جائے۔ پھر میں اس سے بھی بڑھ کر ایک اور قدم اٹھاتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ ایسے افعال کو ناپسند کیا ہے۔ جن میں ظلم پایا جائے۔ اور ظاہر اور مخفی ہر طرح ان افعال کو روکنے کی کوشش کرتا رہا ہوں"۔

یہ الفاظ پڑھ کر ہر شریف اور دیانتدار انسان کانپ اٹھے گا۔ اور اس کا دل خوف خدا سے لرز جائے گا۔ مگر مصری پارٹی کے افراد ایسے سنگدل ہیں۔ کہ ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور وہ ابھی تک غلط اتہامات لگائے جا رہے ہیں ؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ ضعف کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور جناب خان محمد عبد اللہ خان صاحب جو مع بیگم صاحبہ دہلی تشریف لے گئے تھے۔ آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی گاڑی سے واپس تشریف لے آئے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور ضعف کی شکائت ہے۔ اور حرم ثالث کو بھی بخار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فتویٰ جمع صلوتین کے متعلق

بالعموم جماعت احمدیہ میں یہ طریق رائج ہے۔ کہ نمازوں میں مقررہ ترتیب کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لیکن جمع صلوتین کی صورت میں اگر پہلی نماز ہو چکی ہو۔ اور امام دوسری نماز پڑھا رہا ہو تو اس بات کے علم اور عدم علم کی صورت میں کہ فلاں نماز ہو رہی ہے۔ احباب مقررہ ترتیب کے مطابق نمازیں ادا کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اس مسئلہ کو بغرض استصواب پیش کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ "اگر مقتدی کو معلوم نہ ہو۔ کہ کونسی نماز ہے۔ اس صورت میں مقتدی کی وہی نماز ہوگی جو امام کی تھی۔ خواہ اس نے اس کے خلاف ہی نیت باندھی ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ ہے۔ لیکن اگر مقتدی کو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ بعد کی نماز ہے۔ تو پہلے پہلی نماز الگ پڑھے پھر جماعت میں شامل ہو۔ یہ فتویٰ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ سے میں نے سنا ہے"۔

اس فتوےٰ کی اشاعت سے یہ غرض ہے۔ کہ جماعتوں کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان اگر اس فتوےٰ کے خلاف کہیں عمل دیکھیں تو اس کی اصلاح فرما دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

سیرۃ النبیؐ کے جلسے اور احمدی جماعتیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اب کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے ۱۵ ماہ تبوک مطابق ۱۵ ستمبر بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ مختلف مقامات کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ اور مقررہ مضامین پر تقریریں کرنے کا انتظام کریں۔ اس کے لئے "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر جو انشاءاللہ ۱۱ ستمبر کو شائع کیا جائے گا۔ اور جس کی قیمت صرف ڈیڑھ آنہ ہوگی بہت مفید ثابت ہوگا۔ احباب جلد زیادہ سے زیادہ پرچوں کے لئے آرڈر بھیجدیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

"الفضل" کے "خاتم النبیین نمبر" کے متعلق اعلان

اگرچہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا اعلان حال ہی میں ہوا ہے اور جلسوں کے انعقاد میں چند دن رہ گئے ہیں۔ تاہم کوشش کی جائے گی۔ کہ "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائے۔ جس میں حسب ذیل مقررہ عنوانوں پر مضامین ہوں گے۔ انشاءاللہ

(۱) اسلام میں جنگ کب اور کن حالات میں جائز ہے۔ (۲) اسلامی جنگوں کی اقسام (۳) جنگ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصولی ہدایات (۴) جنگ کے متعلق مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب (۵) جنگ سے قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک (۶) جنگ کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک (۷) دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں اور راہبوں وغیرہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام (۸) معاہدوں کی پابندی (۹) جنگی قیدیوں سے سلوک (۱۰) مفتوحہ علاقہ اور اقوام سے سلوک (۱۱) اسلام اور جزیہ

احباب کرام اپنے مضامین زیادہ سے زیادہ ۱۰ ستمبر تک بھجوادیں۔ اور بیرونی جماعتیں جس قدر پرچے منگانا چاہیں ڈیڑھ آنہ فی کاپی کے حساب سے منگالیں۔ مینیجر

سیرت النبی کے جلسوں پر لیکچرار

سیرت النبی کے جلسہ ہائے (۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء) میں تقریر کے لئے جو جماعتیں مرکز سے مقررین کو بلانا چاہیں۔ وہ فوراً مجھے اطلاع دیں۔ اور کرایہ معہ متفرق اخراجات بھجوادیں۔ تا وقت پر موزوں و مناسب تقرر کئے جاسکیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

مبلغین کلاس میں داخلہ

جو طلبا درجہ ثالثہ (مبلغین کلاس) میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس کے ۱۲ ستمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ تبوک ۱۳۱۹ ہش تک پرنسپل جامعہ احمدیہ کے پاس بھجوادیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۱) جماعت احمدیہ جے پور کے لئے ڈاکٹر محمد عمر صاحب (۲) جماعت احمدیہ جہلم کے لئے بابو محمد سعید صاحب (ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب سے ایک اہم سوال

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض رفقاء جب سے مرکز احمدیت سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ اور لاہور میں انہوں نے اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد کے خلاف طرح طرح کی بہتان تراشی کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک سے دُور قرار دیتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک بھی کہنے سے نہیں شرماتے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو برباد کر دیا ہے۔ خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تو جو اُن کے مونہہ میں آتا ہے۔ کہتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ حال میں مولوی محمد علی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرکے لکھا ہے

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ سے بہت دُور نکل گئے ہیں۔ ہاں خود اسلام سے بہت دُور نکل گئے ہیں۔ اور آپ خود ہی نہیں نکلے۔ ایک جماعت کو بھی اسی قدر دُور پھینک دیا ہے۔ کہ وُہ آپ کے مسلک کو حضرت مسیح موعودؑ کے کھلے مسلک کے خلاف جانتے ہوئے مسیح موعودؑ کو چھوڑ کر آپ کی اتباع کر رہے ہیں۔ آہ! اچھے اچھے آدمیوں کو آپ نے کس طرح گمراہ کر دیا"

(پیغام صلح ۱۳ اگست ۱۹۴۰ء)

پھر "آپ بہاء اللہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں" کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"آپ بہاء اللہ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نقشِ قدم پر نہیں چل رہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے مذہب کو بدل کر خود حضرت مسیح موعود کو بدنام کر دیا ہے" (حوالہ مذکور)

اگر مولوی محمد علی صاحب نے یہ الفاظ سمجھ سوچ کر لکھے ہیں۔ نہ کہ غیظ و غضب کی رو میں بہتے ہوئے۔ اور وُہ انہیں درست اور حقیقت پر مبنی سمجھتے ہیں۔ تو پھر یہ بات یہیں تک محدود نہ رہیگی بلکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بھی انکار کرنا پڑیگا۔ ہمارے کسی استدلال کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ خود اپنی تحریر کی رُو سے:۔

مولوی محمد علی صاحب کو اب یاد ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن انہوں نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے زمانہ میں بہاء اللہ ایرانی کے دعوے کے ابطال میں "عباس کی تعلیم" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں ایک دلیل یہ دی تھی۔ کہ:۔

"بہاء اللہ کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی۔ کہ اسی کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا۔ اس کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے۔ سچ ہے۔ کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار"

(ریویو اردو۔ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳۷)

گویا بہاء اللہ صاحب کے بیٹے عباس کا جو اپنے باپ کی جگہ خلیفہ ہوا۔ اپنے باپ کے مذہب کا ستیاناس کرنا بہاء اللہ صاحب کو جھوٹا قرار دینا ہے۔ اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی آیات پیش کی گئی ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جو حضور کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے۔ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ آپ "بہاء اللہ (ایرانی) کے نقش قدم پر" چلنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک۔ اور مذہب کو بدلنے اور بدنام کرنے والے ہیں۔ اسلام سے دُور نکل گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسلک کے خلاف چل رہے ہیں۔ تو بتائیں۔ کہ وُہی دلیل جو انہوں نے بہاء اللہ ایرانی کے ابطالِ دعوے کے لئے ۱۹۰۸ء میں پیش کی۔ بعینہٖ وُہی دلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے خلاف کوئی پیش کرے اور پیش بھی انہی الفاظ میں کرے۔ یعنی بہاء اللہ کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام رکھ کر پوچھے کہ:۔

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی۔ کہ انہی کا بیٹا جو اُن کی جگہ پر خلیفہ ہوا ان کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے"

تو مولوی محمد علی صاحب اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر وُہ دلیل جو انہوں نے ۱۹۰۸ء میں بہاء اللہ ایرانی کی ناکامی اور ابطالِ دعوے کے لئے پیش کی تھی۔ درست تھی۔ اور یقیناً درست تھی۔ تو ایک معترض مولوی محمد علی صاحب کی ان تحریرات کی بناء پر ہی جو آپ آئے دن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناکامی کی بہت بڑی دلیل قرار دے سکتا ہے۔ اس دلیل کو وہ کس طرح رد کر سکتے ہیں:۔

براہ مہربانی مولوی محمد علی صاحب اس بارے میں وضاحت کے ساتھ اپنی پوزیشن صاف کریں۔ لیکن اگر اب کے بھی انہوں نے حسب معمول خاموشی اختیار کر لی۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُن کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف اور بہاء اللہ ایرانی کے نقشِ قدم پر چلنے والا قرار دینا محض ضد اور عناد کی وجہ سے ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایمان لانا ضروری ہے

"ایک دوست کا خط حضرت (خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ بعض غیر احمدی یہ لکھ دینے کو طیار ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان جانتے ہیں۔ فرمایا۔ پھر وُہ مرزا صاحب کے دعوے اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے۔ مدعیٔ وحی و الہام کے معاملہ میں دُو ہی گروہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بالحق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو خدا تعالےٰ پر افترا کرے۔ اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہؤا ہو۔ اور کہے۔ کہ مجھے ہؤا ہے۔ ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اس حق کی تکذیب کرے۔ یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے۔ ان کو ماننا چاہیئے۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے۔ تو انہوں نے سچ بولا۔ اور وُہ فی الواقعہ مامور تھے۔ اور اگر ان کا دعوے جھوٹا ہے۔ تو پھر مسلمانی کیسی؟"

(بدر ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض مسلمان منوانے میں دنیا بھر کی کامیابی تصور کرنے والے غیر مبایعین غور کریں:۔

خاکسار عبدالکریم خان۔ از پونچھ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہاء اللہ صاحب ایرانی نے نبوت کا نہیں بلکہ الوہیت کا دعویٰ کیا

(۳)

ذیل میں وہ دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے بہاء اللہ صاحب ایرانی کے دعوائے الوہیت کا ثبوت ملتا ہے

پہلی دلیل

بہائیوں کی کتاب "بہاء اللہ و عصر جدید" اردو میں لکھا ہے۔

"عیسائیوں نے آپ (یسوع) کے ظہور کو خدا کی آمد یقین کرنے میں بالکل صحیح رویہ اختیار کیا۔ آپ کے چہرہ میں انہوں نے خدا کے چہرہ کو دیکھا اور آپ کے لبوں سے انہوں نے خدا کی آواز کو سنا۔ حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں۔ کہ رب الافواج ابدی باپ دنیا کے بنانے اور بچانے والے کی آمد جو تمام انبیا کے بیانات کے مطابق آخری ایام میں واقع ہونے والی ہے۔ اس سے سوائے اس کے اور کچھ مراد نہیں۔ کہ خدا انسانی شکل میں منصۂ شہود پر ظاہر ہو گیا جس طرح اس نے اپنے آپ کو یسوع ناصری کی ہیکل (جسم) کے ذریعے ظاہر کیا تھا" صفحہ ۲۵۴

اسی کتاب میں دوسری جگہ بہاء اللہ کے متعلق صاف لکھا ہے "آپ کی زندگی اور تعلیمات میں بشری و الٰہی عناصر کے درمیان کوئی صاف خط نہیں کھینچا جا سکتا۔" صفحہ ۵۳

جناب بہاء اللہ اپنے متعلق لکھتے ہیں۔

اذا یراہ احد فی الظاہر یجدہ علی ہیکل الانسان بین ایدی اہل الطغیان واذا یتفکر فی الباطن یراہ مہیمناً علیٰ من فی السموات والارضین۔

(الاقتدار صفحہ ۱۱۴)

ترجمہ۔ جب کوئی ظاہر میں بہاء اللہ کو دیکھتا ہے تو اسے ظالموں کے سامنے انسانی شکل میں دیکھتا ہے۔ اور جب باطن میں سوچتا ہے۔ تو وہ بہاء اللہ کو آسمان و زمین کے سب لوگوں پر مہیمن و نگران پاتا ہے۔"

دوسری دلیل

بہاء اللہ ہر بہائی کو وصیت کرنے اور اس کے سر پر اسم اعظم لکھنے کی تاکید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

دیعترف فیہ بوحدانیۃ اللہ فی مظہر ظہورہ۔ (کتاب اقدس)

کہ وہ اس وصیت نامہ میں اقرار کرے کہ خدا بہاء اللہ میں ہو کر واحد ہے۔"

یہ اقرار وحدانیت بعینہٖ اسی طرح کا ہے۔ جس طرح عیسائی تثلیث اور توحید کا عقیدہ ہم معنی مانتے ہیں۔ چنانچہ عیسائی لڑکوں سے مندرجہ ذیل فارم بیعت پر کرایا جاتا ہے۔ جس میں وہ بہاء اللہ کے بیٹے عبد البہاء کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں۔ کہ

"اے غصن اعظم! میں عاجزی سے اقرار کرتا ہوں خدائے قادر مطلق کے ایک ہونے کا۔ جو میرا پیدا کرنے والا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔ اور پھر میں یقین رکھتا ہوں اس کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی بادشاہت تجھ کو دے دی ہے۔ اے غصن اعظم جو اس کا نہایت ہی سب سے پیارا بیٹا اور راز ہے۔"

(کتاب میٹریلس فار دی سٹڈی آف دی بابی ریلیجن صفحہ ۱۲۱)

تیسری دلیل

بہاء اللہ دعوےٰ کرتا ہے کہ لا الٰہ الا انا المسجون الفرید (مبین صفحہ ۲۸۶) کوئی خدا نہیں۔ بجز میرے جو قید خانہ میں اکیلا پڑا ہوں۔ ایک دوسری جگہ کتاب اقدس میں بہاء اللہ کا ادعا ہے۔ کہ

اسمعوا نداء مالک الاسماء انہ ینادیکم من شطر سجنہ الاعظم انہ لا الٰہ الا المقتدر المتکبر

اے لوگو! مالک الاسماء خدا کی آواز سنو جو بڑے قید خانہ میں پڑا تم کو پکار رہا ہے۔ بجز میرے جو ذوالجبروت الکبریا ہوں اور کوئی خدا نہیں۔"

چوتھی دلیل

عبد البہاء لکھتے ہیں۔

"جمال مبارک بنص صریح در کتاب وعدہ فرمودند ونراکم من افقی الابہیٰ وننصر من قام علی نصرۃ امری بجنود من الملاء الاعلیٰ وقبیل من الملائکۃ المقربین۔

(مکاتیب عبد البہا جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)

یعنی جمال مبارک بہاء اللہ نے کتاب کی نص صریح میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ہم تم کو اپنے افق ابہیٰ سے ہمیشہ دیکھتے رہیں گے۔ اور جو میرے دین کی تائید کے لئے کھڑا ہوگا۔ ہم اس کی مدد ملاء اعلیٰ کے لشکروں اور مقرب فرشتوں کی جماعتوں سے کریں گے۔"

ایسا ہی بہاء اللہ نے اقدس میں اپنے مر جانے کے بعد اپنی حالت یہ بیان کی ہے۔

"انا معکم فی الاحوال وننصرکم بالحق انا کنا قادرین۔"

کہ ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں گے۔ اور تمہاری مدد کریں گے۔ ہم قادر ہیں۔ چنانچہ بہائی لوگ بہاء اللہ کو حاضر ناظر جان کر اس سے دعائیں کرتے ہیں اور مدد چاہتے ہیں۔

عبد البہا نے لکھا ہے۔

"من عبد البہا ہستم حضرت بہاء اللہ بے مثل ونظیر است کل باید توجہ بہاء اللہ نمائندہ در دعا ایں است مذہب عبد البہا"

(بدائع الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

پانچویں دلیل

عبد البہا ان بابیوں کی مذمت کرتے ہوئے جو البیان کے حوالجات کی بناء پر بہاء اللہ کا انکار کرتے ہیں لکھتا ہے۔

"بظواہر کتاب از واضع کتاب محروم گشتند"

(خطابات جلد ا صفحہ ۲۵۸)

کہ یہ لوگ کتاب البیان کے ظاہر الفاظ کو لے کر کتاب بنانے والے یعنی بہاء اللہ سے محروم ہو گئے ہیں۔

کتاب "بہاء اللہ و عصر جدید" عربی[1] میں لکھا ہے۔

ان البیان قد اوحی الیہ ممن یظہرہ اللہ صفحہ ۵۳

کہ باب پر البیان بہاء اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔

ظاہر ہے کہ اگر البیان الہامی ہے۔ تو اس کے نازل کرنے کا مدعی الوہیت کا دعویدار ہوگا۔

چھٹی دلیل

مسلمانوں کے ہاں اولیاء و بزرگان کے لئے "رحمۃ اللہ علیہ" یا "رضی اللہ عنہ" انبیاء و مرسلین کے لئے "علیہ الصلوٰۃ والسلام" اور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کے لئے "عز اسمہ و جل جلالہ" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ عیسائی لوگ نبیوں کے لئے علیہ السلام وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ چونکہ حضرت مسیحؑ کو خدا مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے علیہ السلام کا لفظ استعمال نہیں کرتے بلکہ "لہ المجد" وغیرہ کلمات بولتے ہیں۔

بہائیوں کے ہاں بہاء اللہ کے نام کے ساتھ وہ دعائیہ کلمات استعمال نہیں ہوتے۔ جو نبیوں اور رسولوں کے لئے ہوتے تھے۔ بلکہ وہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں۔ مثال کے طور پر بہائیوں کے نوزائیدہ رسالہ پیامبر دہلی بابت اگست ۱۹۴۰ء میں بہاء اللہ کا نام یوں درج ہے۔

---

[1] بہائیوں کی تازہ تحریف ملاحظہ ہو۔ کہ اس کتاب کے اردو ترجمہ میں سے یہ فقرہ ہی حذف کر دیا ہے کہ البیان بہاء اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی۔ حالانکہ انگریزی اور عربی میں موجود ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22

(۱) "حضرت بہاء اللہ عز اسمہ (۲) حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ الاعظم"

اس طریق کے صرف ایک ہی معنی ہیں۔ اور وہ یہ کہ بہاء اللہ بہائیوں کے نزدیک نبی اور رسول نہیں بلکہ خدا ہے۔

ساتویں دلیل

عبد البہاء یعنی بہائیوں کے پہلے زعیم نے لکھا ہے:۔ "جمیع آیا ہے کہ آمدہ و رفتہ است۔ ایام موسیٰ بودہ۔ ایام مسیح بودہ۔ ایام ابراہیم بودہ۔ وہمچنیں ایام سائر انبیاء بودہ۔ اما آں یوم یوم اللہ است" (مفاوضات فارسی ص۱۲۱)

کہ پہلے تو نبیوں کے دور تھے۔ موسیٰ کا دور تھا۔ مسیح کا دور تھا۔ ابراہیم یا دوسرے نبیوں کا دور تھا۔ مگر آج کا دور خود خدا کا دور ہے۔

علامہ ابو الفضل بہائی لکھتا ہے:۔

"ایں چنیں ظہور عظیمی مقام او مقام نیابت وخلافت وامامت نیست بل ظہور کلی الٰہی است ومقام شارعیت وسلطنت الٰہیہ" (الفرائد صفحہ ۲۸۲)

بہائیوں کی تعلیمی کتاب "دروس الدیانۃ" میں بہائی عقیدہ یوں درج ہے کہ:۔ "درآں یوم جمال اقدس الٰہی بر عرش ربوبیت کبریٰ مستوی وبکل اسماء حسنیٰ وصفات علیا بر اہل ارض وسماء تجلی فرمود" (ص۱۵ مطبوعہ مصر)

کوئی بہائی ہمیں بتلائے کہ عیسائی مسیح کی الوہیت کے لئے اس سے واضح کن الفاظ میں اقرار کیا کرتے ہیں۔

آٹھویں دلیل

بہائیوں کی نماز کا قبلہ زندگی تک خود بہاء اللہ تھا۔ جس شہر میں وہ جاتا تھا وہی بہائیوں کا قبلہ ہوتا تھا۔ چنانچہ بہاء اللہ خود کتاب اقدس میں تسلیم کرتا ہے کہ "انما القبلۃ من یظہرہ اللہ متی ینقلب تنقلب"۔ قبلہ تو میں ہوں۔ جہاں جاؤں گا۔ وہاں ہی قبلہ ہوگا۔ بہاء اللہ کی موت کے بعد بہائیوں کا قبلہ بہاء اللہ کی قبر قرار پائی۔ کیونکہ بہاء اللہ کا حکم یہ تھا کہ "عند غروب شمس الحقیقۃ والتبیان المقر الذی قدرناہ لکم" (اقدس) میری موت کے بعد میری قبر کو قبلہ بنانا۔

چنانچہ اب بہائی لوگ عکا کے پاس بہجہ کی باغیچی میں بہاء اللہ کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی کو اپنا قبلہ وکعبہ جانتے ہیں۔ مرزا حیدر علی بہائی لکھتا ہے:۔ "زائرین زیارت وطواف وتقبیل وسجدہ عتبہ مقدسہ اش نمودہ ونمایندہ اند" (بہجۃ الصدور ص۲۵۸)

مجھے ساڑھے چار برس تک فلسطین میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے بہائیوں کو بہاء اللہ کی قبر پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ ان تمام حالات کے باوجود کوئی عقل کا اندھا ہی کہہ سکتا ہے کہ بہائی بہاء اللہ کو خدا نہیں مانتے۔

نویں دلیل

بہاء اللہ نے اپنے مریدوں کو لکھا ہے کہ یوں دعا کیا کرو:۔ "اسئلک یا الٰہ الوجود ومالک الغیب والشہود بسجنک ومظلومیتک وما ورد علیک من خلقک بان لا تخیبنی عما عندک ولا تمنعنی عما اجبت بہ من فی القبور" (مجموعہ اقدس مطبوعہ بمبئی ص۱۱۱)

ترجمہ:۔ کہ اے کائنات کے خدا! غیب وحاضر کے مالک! میں تجھے تیری قید مظلومیت اور ان مصائب کا واسطہ دیتا ہوں۔ جو تجھ پر تیری مخلوق کی طرف سے وارد ہوئے کہ تو مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ کرے جو تیرے پاس ہیں۔ اور نہ ان اسباب سے روکے۔ جن کے ذریعہ تو نے قبروں والوں کو زندہ کیا ہے"۔ کیا اس دعا کے مانگنے والے بہاء اللہ کو خدا سمجھتے ہیں یا انسان؟

دسویں دلیل

بہاء اللہ لکھتا ہے:۔ (۱) "ھذا الیوم لو ادرکہ محمد رسول اللہ لقال قد عرفناک یا مقصود المرسلین ولو ادرکہ الخلیل لیضع وجھہ علی التراب خاضعا للہ ربک ویقول قد اطمأن قلبی یا الٰہ من فی ملکوت السمٰوات والارضین" (الواح صفحہ ۹۷)

ترجمہ:۔ یہ وہ دن ہے کہ اگر محمد رسول اللہ پاتے۔ تو پکار اٹھتے۔ کہ ہم نے تجھے پہچان لیا۔ اے سب نبیوں کے مقصود ومطلوب۔ اور اگر آج میرے وقت میں حضرت ابراہیم ہوتے۔ تو عاجزی سے تیرے رب کے لئے زمین پر سر بسجود ہو جاتے۔ اور کہتے کہ میرا دل مطمئن ہو گیا۔ اے آسمان اور زمین والوں کے خدا"۔

(۲) "ان المظلوم ینادی من شطر السجن انہ لا الٰہ الا ھو المھیمن القیوم" (مجموعہ اقدس ص۲۴۳)

ترجمہ:۔ تحقیق مظلوم بہاء اللہ قید خانہ کے درمیان سے پکار رہا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی مہیمن اور قیوم خدا نہیں ہے

ان تمام دلائل سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ مرزا حسین علی ایرانی کا دعویٰ اسی طرح سے الوہیت کا تھا۔ جس طرح کہ دوسرے مدعیان الوہیت ہوئے ہیں۔ پس اس جگہ کسی مغالطہ انداز بہائی کا یہ کہنا۔ کہ فلاں حوالہ سے بہاء اللہ کی انسانیت ثابت ہے۔ نہایت سطحی خیال ہے۔ کیونکہ عیسائی بھی مسیح کو انسان مان کر انہیں مقام الوہیت پر مانتے ہیں۔ یہی حال بہائیوں کا ہے۔

بہائیوں کے ہاں انقطاع وحی کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی جو وحی اس کے نبیوں پر نازل ہوتی رہی ہے۔ وہ تو بہائی عقیدہ کے رو سے منقطع ہو چکی ہے۔ جس کا ثبوت حسب ذیل ہے۔

اول بہاء اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے:۔ "وزینتہ بطراز الختم وانقطعت بہ نفحات الوحی" (الواح ص۱۵۹)

ترجمہ:۔ اے خدا! تو نے محمد رسول اللہ کو خاتمیت کے لباس سے مزین فرمایا۔ اور آپ پر وحی کلیۃً منقطع ہو گئی"۔

دوم:۔ الفرائد میں لکھا ہے:۔

"چنداں کہ لفظ نبی بر بندہ رویا درمیان قوم دائر ومصطلح گشتہ ودر لغت عبری حقیقت ثانویہ یافت .... لہٰذا بوجود اقدس خاتم الانبیاء باب نبوت یعنی نزول الہام بر رؤیا مختوم ومسدود گشت" (ص۳۱۷)

پس وحی نبوت اور الہام کے متعلق بہائیوں کا عقیدہ یہی ہے کہ وہ بند ہو گیا اب ان کے نزدیک نہ وہ وحی اترتی ہے۔ اور نہ ہی باب یا بہاء اللہ کو اس کا دعویٰ تھا۔ جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا کرتی تھی۔

بہائی وحی والہام کسے کہتے ہیں

بہائی اصطلاح میں باب اور بہاء اللہ کا کلام ہی وحی والہام ہے۔ جس طرح برہمو سماجی ہر خیال کا نام الہام رکھتے ہیں۔ اسی طرح بہائی باب وبہاء اللہ کے کلام وتحریرات کو وحی مانتے ہیں۔ لکھا ہے:

"انہوں نے ان تالیفات کو الہامی صحیفوں اور کلام فطری کے نام سے موسوم کیا ہے اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فرشتہ کے ذریعہ اپنے اوپر وحی اترنے کا انہوں نے دعویٰ بالکل نہیں کیا" (مقالہ سیاح اردو ص۴۲)

جناب بہاء اللہ نے "ایقان" کتاب لکھ کر آخر میں لکھا ہے "المنزول[1] من الباء والہاء" (ص۲۱۶) کہ بہاء اللہ نے اسے نازل کیا ہے۔

"عصر جدید" میں لکھا ہے "کان بہاء اللہ ھو المنزل للکتاب" (ص۳۶ عربی) کہ بہاء اللہ خود کتاب کا نازل کرنے والا تھا۔ خود بہاء اللہ لکھتا ہے:۔ "ثم اذکروا اذ اتی منزل البیان اعرض عنہ العلماء" (مجموعہ اقدس ص۹۰) کہ میں البیان کا نازل کرنے والا ہوں۔

عکا میں نظر بندی کے ایام کا بیشتر حصہ بقول مصنف "عصر جدید" "انزال الالواح" میں گزرا کرتا تھا۔ (ص۱۹ عربی) الاقدس نامی کتاب کو خود بہاء اللہ نے لکھا ہے جو بہائیوں کی شریعت ہے۔ اس کا فقرہ "سوف نفصل نصاب الزکوٰۃ بعد اذا شاء اللہ وارادہ" کہ ہم عنقریب اگر خدا نے چاہا تو زکوٰۃ کا نصاب تفصیلاً بیان کریں گے" بتلا رہا ہے کہ یہ بہاء اللہ کی اپنی تصنیف ہے۔ (امر واقع یہ ہے کہ زکوٰۃ الاقوات کی کوئی تفصیل بہاء اللہ نے اپنی زندگی میں بیان نہیں کی)

بہائیوں کی وحی کا مفہوم سمجھنے کے لئے ایک اور فقرہ درج کر دیتا ہوں۔ بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔ "ھذہ آیات انزلناھا من قبل الی فی اول ورود نا فی السجن الاعظم"۔

ترجمہ:۔ یہ آیات ہیں جو ہم نے پہلے نازل کی تھیں یعنی اس وقت جب ہم پہلے پہل قید خانہ میں وارد ہوئے تھے (منتخبات من تعالیم بہاء اللہ ص۱۰۲)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ بہائی اس وحی کو تو بند مانتے ہیں جو انبیاء پر نازل ہوا کرتی تھی۔ ہاں انہوں نے

[1] عربی کے لحاظ سے یہ لفظ غلط ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باب اور بہاء اللہ کے کلام کا نام وحی رکھ دیا ہے۔ پس باب اور بہاء اللہ کو نبیوں والی وحی کا دعویٰ ہرگز نہ تھا۔

بہاء اللہ کا دعویٰ کھلم کھلا نہ تھا

کوئی معتبر تاریخی شہادت موجود نہیں کہ بہاء اللہ نے اپنا دعویٰ برملا بیان کیا ہو برعکس یہ ثبوت موجود ہے کہ وہ خود تقیہ کرتا رہا اور اپنے ساتھیوں کو اس کی تلقین کیا کرتا تھا۔ میرزا احمد علی کو مذہب بہائی کا مبلغ مقرر کرتے ہوئے اسے پہلی ہدایت یہ دی گئی کہ:۔

"بحکمت صحبت کن دستر شئون او نہ را براۓ سیاحت واطلاع ہر جاتی اظہار دار استُرْ ذَهَبَكَ وذَهَابَكَ وَمَذْهَبَكَ راہموار۔ ملاحظہ ہو بہجۃ الصدور ص۲۸۳)

یعنی اپنی دولت۔ اپنے سفر اور اپنے عقیدہ و مذہب کو ہمیشہ پوشیدہ رکھو۔"

بہاء اللہ نے معین کلمات پیش نہیں کئے

بہاء اللہ کی ساری تحریرات وغیرہ کو الہامی کہا جاتا ہے۔ جس طرح مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید خدا کا کلام اور احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ہیں۔ بہائیوں کے ہاں اس طرح نہیں ہے۔ بہاء اللہ نے معین طور پر کلمات کو بطور وحی و الہام پیش نہیں کیا۔ اگر کسی نو آموز بہائی کو دعویٰ ہو۔ تو اپنی غلط تاویلات کی بجائے بہاء اللہ کی طرف سے اس کا اپنا کلام علیحدہ اور خدا کی طرف منسوب شدہ کلام علیحدہ پیش کرے کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

خلاصہ کلام اور چیلنج

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بہاء اللہ کو آیت ولو تقول علینا کے معیار کے ماتحت لانا سراسر غلط ہے۔ اس میں اس معیار کی شرائط پائی نہیں جاتیں وہ مدعی الوہیت ہے لفظی الہام کا قائل نہیں۔ معین کلمات بطور الہام پیش نہیں کرتا اس کا برملا دعویٰ وحی و نبوت ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہاء اللہ نے کبھی بھی اپنی کسی تحریر میں آیت ولو تقول علینا کو پیش کر کے اپنی صداقت کی تحدی نہیں کی۔ ہمارا چیلنج ہے کہ کوئی بہائی دکھلائے کہ خود بہاء اللہ نے اس قرآنی آیت کو اپنی سچائی کے اثبات کے لئے پیش کیا ہو ورنہ یہ تو "مدعی سست گواہ چست" والی بات ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار کی رُو سے سچے ثابت ہوتے ہیں اور بہاء اللہ اس معیار کے مطابق از روئے شرائط پرکھا نہیں جا سکتا۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے بایں ہمہ بہاء اللہ کو اپنے مشن میں ناکام ترین انسان ثابت کیا ہے اس کی بنائی ہوئی شریعت آج تک زاویہ گمنامی میں ہے۔ اور اس کی ذاتی زندگی ذلت کبریٰ میں گذری۔ اس کا اپنا اقرار ہے:۔ لولا ما حبس البهاء في سجن عكا بالذلة الكبرى (الواح ص۵) کہ علماء کے ظلم کی وجہ سے میں انتہائی ذلت (الذلة الكبرى) کے ساتھ عکا کے قید خانہ میں پڑا ہوں۔ کیا خدا کے مقبولوں پر ذلت کبریٰ کی مار پڑ سکتی ہے؟ حاشا وکلا۔ یہ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

خاکسار:۔ ابو العطا رجاء اللہ ہری
نزیل سری نگر

ایک ٹیوٹر کی ضرورت

ایک احمدی دوست کو جو سرکاری عہدیدار ہیں ایک ایسے ٹیوٹر کی ضرورت ہے جو (۱) ایک لڑکے کو انٹرنس کے امتحان کی۔ (۲) دو لڑکوں کو جو سکول میں داخل ہیں جماعت نہم کی تیاری کرا سکے (۳) دو لڑکوں کو اینگلو ورنیکلر مڈل کا امتحان دلوا سکے اور (۴) ایک چھوٹے بچے کو ابتدائی پرائمری تعلیم دے سکے۔ بلا دمبر ۳ و ۴ کو پڑھانے کی صورت میں بیس روپے اور سب کو پڑھانے کی صورت میں ۔/۳۰ ماہوار تنخواہ دی جائیگی اگر کھانے کا انتظام کرانا ہو تو اس رقم میں سے مبلغ ۔/۵ ماہوار وضع ہونگے۔ ٹیوٹر ان بچوں کی اخلاقی حالت کا بھی ذمہ وار رہنا ہو گا۔ درخواست مع نقول اسناد وغیرہ اور تصدیق مقامی عہدیداران بھجوا دیں۔ ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ

مددگار مبلغ کی علالت

مولوی نذیر احمد صاحب ۱۷ جون ۱۹۴۰ء کے خط میں لکھتے ہیں۔ مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کی شدید بیماری کی وجہ سے ہمیں ۲۷ ہجرت سے ۱۰ احسان تک شہر بو میں علاج کے لئے ٹھہرنا پڑا۔ پہلے ۸ دن تو ہم دونو ہسپتال میں رہے اور باقی ۶ روز ہسپتال سے باہر قیام کر کے مزید علاج کرانا پڑا۔ مولوی صاحب کی صحت یابی کے بعد ۱۰ ماہ حال کو خاکسار ڈامبارا پہنچا۔ اور مولوی صاحب کو مزید آرام کے لئے ایک دوست کے ہاں [illegible] بھیجا۔ میں نے دو دن قیام کر کے ڈامبارا کی جماعت کی تربیت کی اور ایک پبلک لیکچر دیا۔ لیکن علاقہ میں مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے کوئی کام نہ ہو سکا۔

یوم التبلیغ

۱۲ ماہ حال کو خاکسار بادما ہون پہنچا اور یہاں کی مخلص جماعت کی تربیت کی۔ تحریک جدید کے مطالبات سے انہیں مطلع کیا۔ دو دوستوں نے دس دس شلنگ کا وعدہ کیا۔ جماعت سے ۳ پاؤنڈ کا چندہ وصول کیا۔ افریقن مبلغ کی تنخواہ اور دیگر اخراجات ادا کر کے دو پونڈ ہمارے اخراجات کے لئے بچے۔ جماعت کو یوم التبلیغ کے مقصد سے آگاہ کیا۔ عنقریب ایک دن مقرر کر کے اس ملک میں پہلی بار یوم التبلیغ منایا جائے گا۔ انشاء اللہ

پروگرام

[illegible] سے اطلاع ملی کہ مولوی صاحب تیسری بار پھر بیمار ہو گئے۔ لیکن الحمد للہ کہ آج ۱۷ احسان کو یہاں بادما ہون میں پہنچ گئے ہیں۔ ان کی صحت پہلے سے اچھی ہے لیکن فی الحال کمزوری کافی ہے۔ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ اس وجہ سے کام میں سخت حرج واقع ہو رہا ہے۔

ٹونگے جانا اور بوجہ بو کی بڑی بڑی اور کئی جماعتوں کو چھوڑے ہوئے مجھے ۴ ماہ سے زائد ہو گئے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ ۲۰ ماہ حال کو اگر مولوی صاحب کو یہاں چھوڑنا بھی پڑا تو میں ٹونگے کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ ان نئی جماعتوں کی خواہش تھی کہ مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لاؤں۔ لیکن ان کی صحت کمزور ہے اور ادھر قریب ترین جماعت یہاں سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور پہاڑیوں پر سے گزر کر پیدل سفر کرنا پڑتا ہے۔ دعا کی دردمندانہ درخواست کرتا ہوں۔

نو مبایعین

۵۰ نو مبایعین کی فہرست حضرت امیر المومنین کے حضور آج کی ڈاک میں براہ راست ارسال کر رہا ہوں۔

ضروری درخواست دعا

مولوی محمد صدیق صاحب سیرالیون میں کئی مرتبہ بیمار ہو چکے ہیں دوست ان کی صحت کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ مغربی افریقہ کے مبلغین کا کام سخت ہے ان کو ہر رنگ کی مشکل برداشت کرنے کے علاوہ خطرناک طور پر خراب آب و ہوا سے بھی سامنا ہے اور علاقہ مغربی افریقہ "سفید آدمی کا مقبرہ" کہلاتا ہے اس لئے جماعت کے جو افراد الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں خود بھی دعا فرمائیں۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی تاکید کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

باورچی کی ضرورت

ایک نہایت معزز گھرانے میں دیانتدار باورچی کی ضرورت ہے جو صاف ستھرا کھانا پکا سکے۔ ضرورت مند دفتر ہذا سے تفصیل معلوم کر لیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان "ضرورۃ الامام" کے بارہ میں ضروری گزارش

مسلم دنیا منتظر تھی کہ امام مہدی آئے اور زر و جواہرات سے ان کو مالا مال کر دے۔ وہ موعود مہدیؑ وقت پر ظاہر ہوا اور قادیان کی مبارک بستی سے پکارا کہ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار۔ مگر تھوڑے تھے جنہوں نے اس پاک آواز کی طرف توجہ کی۔ تھوڑے تھے جنہوں نے ان دفینوں کو پہچانا۔ لیکن آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس صدا کو سمجھنے کی توفیق دی اور آپ کی آنکھوں نے شناخت کر لیا کہ یہ وہی قیمتی خزانے ہیں جنہیں امام مہدی نے تقسیم کرنا تھا۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ پھر اس صدا کو بلند کرتی ہوئی آپ کے سامنے ایک کھلا دروازہ پیش کرتی ہے۔ جس میں پہلے داخل ہو کر آپ اپنے دامنوں کو ان قیمتی خزانوں سے بھر سکتے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکالے ہوئے خزانے کیا ہیں؟ یہ خزانے حضرت اقدس علیہ السلام کی تصانیف ہیں۔ جنہیں حضور تائید ایزدی سے دن رات کی شدید مشقت برداشت فرماتے ہوئے معرض ظہور میں لائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ہر تین ماہ کے بعد حضور کی کسی چھوٹی سی تصنیف کے امتحان کا اہتمام کر کے معارف کے ان خزائن سے تعارف کا ایک نادر موقع پہنچاتی ہے۔ اس سے مستفید ہونے سے گریز کرنا انتہائی ناشکری کے مترادف ہے۔ جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا امتحان چھ اخاء (اکتوبر) ۱۳۱۹ھش کو منعقد ہو گا۔ کورس ایک ۴۸ صفحات کا رسالہ بنام ضرورۃ الامام مقرر کیا گیا ہے۔ اور فیس داخلہ بالکل معمولی یعنی صرف ایک پیسہ فی کس رکھی گئی ہے۔ جو ہر شامل ہونے والے دوست کو درخواست کے ساتھ ارسال کرنی چاہیئے قائدین و زعمائے کرام (اور جہاں مجالس سست ہیں یا قائم نہیں) پریذیڈنٹ و امراء صاحبان کوشش فرماویں کہ ان کی جماعت کے تمام اردو دان احباب و مستورات اس امتحان میں شریک ہوں سابقہ اعلان میں گزارش کی گئی تھی کہ ماہ ظہور کے آخر تک جملہ فہرستیں پہنچ جانی چاہئیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض مجالس نے اس بارہ میں انتہائی غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ کامل فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے جلد از جلد امتحان دینے والوں کے نام معہ فیس داخلہ ارسال فرماویں بعض مجالس کی طرف سے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم نام موصول ہوئے ہیں۔ ان مجالس کو بھی پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو امتحان میں شرکت کے لئے آمادہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انبالہ میں احمدی میاں بیوی کے سفاکانہ قتل کے خلاف احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ پشاور

۳۰ اگست بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ پشاور کا اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں اس واقعہ پر اپنے انتہائی رنج اور غم کا اظہار کیا گیا۔ جو انبالہ میں ۱۳/۱۴ اگست کی درمیانی رات کو جناب حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کے قتل کی صورت میں رونما ہوا۔ اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ گورنر صاحب بہادر وزیر اعظم صاحب اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ مرحومین کے قاتل یا قاتلوں کو پوری سعی سے گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔ اگر مقامی حکام قاتل کی گرفتاری میں ناکام رہے تو اس کے نتائج خطرناک رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ احمدیوں کے ساتھ جو عداوت مخالفین کو ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ ممکن ہے۔ کہ اس قماش کے لوگ دوسرے مقامات پر بھی احمدیوں کے لئے مشکلات پیدا کر دیں۔ پس اس واقعہ کو معمولی تصور نہ کیا جائے۔

(۲) اس قرارداد کی نقل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ جماعت احمدیہ قادیان جناب گورنر صاحب بہادر جناب وزیر اعظم صاحب و جناب انسپکٹر جنرل پولیس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب انبالہ۔ و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس انبالہ اور اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائے۔

سکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

جماعت احمدیہ کراچی

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ۱۳ اگست کی شب انبالہ میں حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ کا جو سفاکانہ قتل ہوا۔ آپ اس سے بے خبر نہ ہوں گے۔ مرحوم سنجیدہ طبیعت اور فیاضی کی وجہ سے سوسائٹی میں بہت معزز تھے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ جناب کو اس طرف متوجہ کرے۔ کہ اس کی تفتیش میں ذاتی طور پر دلچسپی لیں۔ مبادا اصل مجرم لوکل پولیس کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ اور یہ جماعت امید کرتی ہے۔ کہ آپ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے

یکصد سالہ خوبصورت کیلنڈر

۵۰ صفحہ کی مفید مطالب کتاب۔ فہرست اور دیگر لٹریچر ۲ کا ٹکٹ بھیج کر ہر ایک شخص مفت حاصل کر سکتا ہے

سبلائم ہومیو فارمیسی امرتسر

مجرب ادویہ

علاج درد گردہ

پیشاب کی ہر مرض کے لئے یہ دوائی اکسیر ہے درد گردہ و مثانہ میں پتھری اور پیشاب کے ساتھ خون یا پیپ کا آنا پیشاب کا رک رک کر آنا یہ دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا پتھری پگھل کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپے آٹھ آنہ للعہ

خفیم

بواسیر خونی ہو۔ یا بادی ہر ایک کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس دوائی کے استعمال کرنے سے ستر سالہ پرانے مریضوں کو اللہ تعالےٰ نے شفا بخشی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ:- ہر ایک قسم کے علاج اور تفصیلی حالات ایک آنہ کے ٹکٹ سے دریافت کریں۔

ملنے کا پتہ:- دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان

جماعت احمدیہ ونجواں کا ترک حقہ نوشی میں نیک نمونہ

تھوڑا عرصہ ہوا سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت ونجواں کی تحریک پر کئی احباب نے حقہ نوشی بدیں وجہ ترک کی تھی۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ اور تعلیم کی رو سے لغو افعال میں داخل ہے۔ اور قرآن کریم کا بیان ہے۔ کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتا ہے۔ اب تازہ رپورٹ میں ہے۔ کہ چھ اور دوستوں نے حقہ استعمال کرنا چھوڑ دیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس عزم پر استقامت عطا کرے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) چوہدری محمد شفیع صاحب (۲) چوہدری فضل دین صاحب (۳) چوہدری غلام رسول صاحب (۴) چوہدری عبد الغنی صاحب (۵) چوہدری غلام رسول صاحب (۶) چوہدری ابراہیم صاحب دوسری جماعتیں بھی توجہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخارسٹ ۴ ستمبر۔ رومانیہ میں حالات بدتر ہو رہے ہیں۔ وزارت مستعفی ہو چکی ہے۔ لوگ بادشاہ سے دستبرداری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ایک نوجوان نے بادشاہ کے محل میں داخل ہو کر ریوالور سے سات فائر کئے۔ آئرن گارڈ پارٹی نے بغاوت کر دی ہے۔ فوج سے زبردست جنگ ہوئی۔ باغیوں نے ریلوے سٹیشنوں وائرلیس سٹیشنوں تار گھروں اور تار گھروں پر قبضہ کی ناکام کوشش کی۔ شہر میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ تمام اہم ناکوں پر مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں۔ آئرن گارڈ پارٹی کے قریباً تین کو ممبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سابق وزیر جنگ کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

ہانگ کانگ ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵ ستمبر کو اپنی فوجیں ہندچینی میں اتار دے گا۔ دریائے پرل پر ٹریفک کو بند کر دیا گیا ہے جس سے ہانگ کانگ اور کینٹن کے درمیان آمد و رفت منقطع ہو گئی ہے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ سوویٹ گورنمنٹ کے اعلان کے رو سے مزید اشخاص کو فوج میں بلایا گیا ہے۔ فوجی کام شروع کر دی گئی ہے۔

برلن ۴ ستمبر۔ جنگ کی پہلی سالگرہ پر ہٹلر نے غیر متوقع طور پر تقریر کی جس میں کہا۔ کہ میں اپنے اس اعتقاد کا اعادہ کرتا ہوں۔ کہ اس لڑائی میں جرمنی کو ضرور فتح حاصل ہوگی۔ اطالوی افواج نے ہماری بہت مدد کی ہے ہمیں ضرور فتح حاصل ہوگی۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ حکومت ہند برطانیہ کو کینیا اور یوگنڈا میں لوہا مہیا کریگی۔ اس وقت وہ پچاس ہزار ٹن لوہا ماہوار مہیا کر رہی ہے۔

وزیر ہند نے ایک تقریر میں بیان کیا۔ کہ جنگ کے پہلے سال میں ہندوستان نے روپیہ و دیگر ذرائع سے کافی مدد کی ہے۔ اور اس کی کوششوں میں ہر ہفتہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اور آئندہ سال ان کوششوں میں اور بھی اضافہ ہو جائیگا۔

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کو پچاس تباہ کن جہاز مہیا کرنے کی تفاصیل طے ہو گئی ہیں۔ پندرہ پندرہ روز کے بعد آٹھ آٹھ جہاز بھیجے جائیں گے۔ امریکن عملہ ان جہازوں کو کینیڈا پہنچا دے گا۔ یہ جہاز توپوں۔ تارپیڈوؤں ٹوبوٹوں مشین گنوں اور طیارہ شکن توپوں سے پوری طرح مسلح ہونگے۔ نیز یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ آئندہ بیس ماہ کے عرصہ میں ہر مہینہ ۵۰۰ جنگی ہوائی جہاز مہیا کرے گا۔ اور اس طرح اپریل ۱۹۴۲ء تک برطانیہ کو دس ہزار جنگی طیارے مہیا کر دئے جائیں گے۔

امرتسر ۴ ستمبر۔ اکالی لیڈر بابا کھڑک سنگھ کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۲ جولائی کی ایک تقریر کی بناء پر آپ پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ کل رات اور آج صبح برطانیہ پر جو حملے ہوئے ان کی ایک خاص بات یہ ہے کہ نازی بمبار طیارے انتہائی کوشش کے باوجود لنڈن کے علاقہ پر نہیں پہنچ سکے۔ آج انہوں نے دو بار کوشش کی۔ مگر پیپا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ کل جن طیاروں نے پہنچنے کی کوشش کی۔ ان میں کئی چند گرا دئے گئے۔ کل رات اکا دکا نے بعض علاقوں پر کچھ بم پھینکے۔ مگر زیادہ نقصان نہیں پہنچا کے۔ شمال مغربی علاقہ کے ایک شہر میں کچھ نقصان ہوا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے آج پھر برلن پر پرواز کی۔ کل انہوں نے فرانس کے ساحل پر ہوائی اڈوں پر بم برسائے تھے۔ اس حملے کے متعلق ابھی کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں ہوا۔

بخارسٹ ۵ ستمبر۔ رومانیہ کے بادشاہ نے آئین کو معطل کر دیا اور پارلیمنٹ توڑ دی ہے اور وزیراعظم کو تمام اختیارات دیدئیے ہیں۔ کہ جس طرح چاہیں حکومت کریں۔ اس نے ایک اعلان جاری کیا ہے کہ اب ایک نیا دور شروع ہوگا۔ اور نئی حکومت قومی پروگرام پر عمل پیرا ہوگی۔ ہنگری کی فوجوں نے آج ٹرانسلوینیا کے شمالی علاقہ پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ نئے وزیراعظم نے اٹلی اور جرمنی کو یقین دلایا ہے کہ رومانیہ ویانا کے فیصلوں کی پابندی کرے گا۔

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ امریکن گورنمنٹ بحر اطلانٹک کے بحری اڈے پٹہ پر لے چکی ہے۔ اب وہ بحر الکاہل میں ایسے اڈے مہیا کرنے کے لئے بات چیت شروع کر رہی ہے۔

ٹوکیو ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے ہندچینی کو جو الٹی میٹم دیا تھا وہ واپس لے لیا ہے۔ اب وہ اپنی فوجوں کے لئے اس سے رستہ نہیں مانگے گا۔

چونکہ کوئلہ کا بھاؤ چڑھ گیا ہے نیز مزدوروں کی اجرتیں بھی۔ اس لئے جاپان کی جہازی کمپنیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دسمبر سے ہندوستان سے کوئلہ لیجانے اور لانے کے لئے میں فیصدی کرایہ بڑھا دے گی۔

شملہ ۵ ستمبر۔ لڑائی کی وجہ سے ایک خبر ہے ہندوستان کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے چنانچہ اپریل مئی اور جون میں گذشتہ سال کے انہی تین مہینوں کے مقابلہ میں ۱۰ کروڑ ۹۵ لاکھ روپیہ سے زیادہ کا مال باہر بھیجا گیا

دہلی ۵ ستمبر۔ نومبر کے مہینہ میں ہندوستان اور لنکا کے نمائندوں کی دہلی میں ایک کانفرنس ہونے والی ہے۔ گورنمنٹ مدراس سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنا نمائندہ اس میں شمولیت کے لئے بھیجے۔

دہلی ۵ ستمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ میں تبدیلی کرنے کے لئے سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جانے والا ہے۔

لاہور ۵ ستمبر۔ لاہور کے تانگے والوں نے اگلے بدھ سے ہڑتال کی دھمکی دی ہے۔ میونسپل کمیٹی اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ اگر تانگے والے ہڑتال کر دیں تو شہر میں بسیں چلائی جائیں۔

کلکتہ ۵ ستمبر۔ گیارہ دن کی ہڑتال کے بعد کل کلکتہ کے بھنگی اپنے کام پر واپس آجائیں گے۔ آج شام ایک جلسہ میں بتایا گیا کہ بھنگی بغیر کسی شرط کے کام شروع کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ ضلع لکھنؤ میں ۱۱۲ شہری پہرہ دار بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ آج ان میں سے ۷۳ کو بلا لیا گیا اگلے ماہ کچھ اور لوگوں کو بلا لیا جائیگا۔

قاہرہ ۵ ستمبر۔ قاہرہ کے اخبارات نے لڑائی کے پہلے سال کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے دلچسپ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ برطانیہ نے ایسی حالت میں جب کہ اس کی تیاری مکمل نہیں تھی۔ اٹلی اور جرمنی کو جب آگے بڑھنے سے روک دیا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ جب اس کی تیاری مکمل ہوگئی تو پھر کیا ہو جائے گا۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ انگلستان اور امریکہ میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس سے نازیوں کی مشکلات اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور اب وہ آسانی کے ساتھ برطانیہ پر چڑھائی نہیں کر سکتے

لنڈن ۵ ستمبر۔ آج ایک انگریزی ڈوبنی کشتی نے ایک جرمن جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا۔ یہ جہاز ناروے جا رہا تھا اور اس میں ۴ ہزار فوجی سوار تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت کم آدمی بچے ہونگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی